❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ
بنت حضرت مصلح موعودؓ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى (النساء:196)

پس اُن کے ربّ نے اُن کی دعا قبول کرلی (اور کہا) کہ مَیں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ”سیرت محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ“

مکرمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کی 21، دسمبر 1936ء کو قادیان دار المسیح میں پیدائش ہوئی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ آپ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی اکلوتی اولاد تھیں اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خالہ تھیں۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور بعد میں ربوہ سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ آپ اپنی والدہ کے ساتھ لجنہ کی تعلیم و تربیت میں مدد کیا کرتی تھیں۔ 1965ء میں آپ سیکرٹری ضیافت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رہیں۔ لجنہ کی تربیتی کلاس میں بھی خدمت انجام دیا کرتی تھیں۔ آپ کو اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ حضرت مصلح موعودؓ اپنے دوسرے بچوں کے ساتھ ساتھ آپ سے بھی بہت پیار کرتے تھے۔ آپ کی والدہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ ”عزیزہ امۃ المتین چھوٹی سی تھی میں نے حضرت مصلح موعودؓ سے کہا آپ اس کے لیے کوئی بچوں والی نظم کہہ دیں تو مَیں اِسے یاد کروادوں گی۔ آپؓ نے بالکل ہی بچوں کی نظم کہہ دی۔ عزیزہ کی عمر اُس وقت غالباً چار سال کی تھی۔ وہ نظم یہ تھی

چوں چوں کرتی چڑیا آئی
چونچ میں اپنی تنکا لائی
تنکوں سے اس نے گھونسلا بنایا
پتوں سے پھر اس کو سجایا
پھر اس میں انڈے دینے بیٹھی
انڈے دے کر سینے بیٹھی
کچھ انڈے تو کچے نکلے
باقی میں سے بچے نکلے
بچوں نے وہ شور مچایا
سارے گھر کو سر پہ اٹھایا

کوئی کہتا اماں کھانا
کوئی کہتا پانی پلانا
چڑیا بولی پیارے بچو
غل نہ مچاؤ صبر سے بیٹھو
ابا کام سے آتے ہوں گے
دانہ دنکا لاتے ہوں گے
تم سب بیٹھ کے کھانا کھانا
پھر سب مل کے سیر کو جانا

کہنے کو تو یہ بچوں کے اشعار ہیں اور ایک مصروف آدمی کے پاس اتنا وقت کہاں ہوتا ہے کہ اِن چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑے مگر یہ بالکل ہی بچگانہ نظم اس امر پر روشنی ڈالتی ہے کہ آپ کو بچوں کی خواہشات پورا کرنے کی طرف کتنی توجہ تھی۔ چڑیا والی نظم تو کھڑے کھڑے شاید پانچ منٹ میں آپؓ نے کہی تھی اور متین کو یاد کروا کے سنی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن آئے تو ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے طوطے پر ایک نظم لکھی ہوئی تھی، کہنے لگے۔ لو! مَیں تمہارے لیے نظم لکھ کر لایا ہوں یاد کرلو۔ عزیزہ متین جب پانچ سال کی تھی تو مَیں نے کہا اسے کوئی دینی نظم لکھ کر دیں اس پر آپؓ نے وہ نظم لکھی جو کلامِ محمود میں اطفال الاحمدیہ کے ترانہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ یہ متین کو بنا کر دی تھی اور مَیں نے اُس کو یاد کروائی تھی۔ اس نظم کا پہلا شعر ہے

میری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالَم کون کا اک خدا ہے

شروع میں چھ سات شعر کہہ کر دیے تھے کہ اس کو یاد کرو اور پھر کچھ زائد کہہ کر اخبار میں شائع کروا دی۔"

(سوانح فضل عمر جلد پنجم صفحہ 396)

سامعین! وہ چھ اشعار کچھ یوں ہیں

مری رات دن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالَم کون کا اک خدا ہے
اسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو
وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر
نہ ہے باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا
نہیں اس کو حاجت کوئی بیویوں کی
ضرورت نہیں اس کو کچھ ساتھیوں کی
ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اس کو طاقت ہے حاصل

سامعین! 26 دسمبر 1955ء کو آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے محترم سیّد میر محمود احمد ناصر صاحب مدّ ظلہ العالی کے ساتھ پڑھایا۔ خطبہ نکاح میں حضورؓ نے فرمایا:

"یہ نکاح جو امۃ المتین کا سیّد محمود احمد صاحب سے قرار پایا ہے چونکہ سید محمود احمد صاحب انگلینڈ میں ہیں اور وہ عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب کے سالے ہیں اس لیے اُن کی طرف سے اِن کو ایجاب و قبول کا اختیار ملا ہے۔ اپنی لڑکی کی طرف سے مَیں قبولیت کا اعلان کرتا ہوں کہ امۃ المتین جو میری لڑکی ہے اس کو اپنا نکاح ایک ہزار روپیہ حق مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحاق صاحب مرحوم سے منظور ہے۔"

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 675)

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا جن میں مکرم سیّد شعیب احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر سیّد ابراہیم منیب احمد صاحب، مکرم سیّد محمد احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر سیّد غلام احمد فرخ صاحب اور مکرمہ سیّدہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ شامل ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں ڈاکٹر سیّد غلام احمد فرخ صاحب جنہوں نے امریکہ سے کمپیوٹر سائنس میں پی ایچ ڈی کی تھی اور ربوہ میں صدر انجمن کے دفاتر میں کمپیوٹر سیکشن کے انچارج ہیں اور دوسرے واقفِ زندگی بیٹے سیّد محمد احمد صاحب امریکہ میں تھے اپنی ملازمت چھوڑ کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ نے ہمیشہ اپنے خاوند محترم کے ساتھ ان کے وقف میں برابر کا ساتھ دیا۔ امریکہ میں، سپین اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں محترم میر صاحب کی خدمات کے دوران آپ کے شانہ بشانہ بہت محنت کی اور گھر اور بچوں کے روزمرہ امور خود سنبھال کر خدماتِ سلسلہ اور علمی و تحقیقی کاموں میں اُن کی بھرپور مدد کی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سپین تشریف لے گئے تو وہاں مسجد بشارت پیدرو آباد میں اپنے تاریخی خطبہ جمعہ میں آپ میاں بیوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اس سلسلہ میں دُعا کی تحریک کرتا ہوں اپنے بھائی عزیزم میر محمود احمد صاحب اور اُن کی بیگم کے لئے بھی، اپنی ہمشیرہ عزیزہ امۃ المتین کے لیے۔ انہوں نے دن رات بے حد محنت کی۔ جب یہ آئے تو اس گھر کا صرف ایک ڈھانچہ سا کھڑا تھا اور بے حد محنت کی ضرورت تھی۔ بہت سے کاموں کی ضرورت تھی۔ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ جس دن رات تین بجے مجھے سونے کا موقعہ ملتا تھا تو مَیں شکر کرتی تھی اللہ تعالیٰ کا اور سمجھتی تھی کہ جلدی سونا نصیب ہو گیا ہے۔ خاموشی کے ساتھ لمبی محنتیں کی ہیں ان لوگوں نے۔"

(روزنامہ الفضل 20 اکتوبر 1982ء)

سامعین! حضرت اماں جانؓ آپ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ ان کی تربیت کے زیر سایہ آپ کا بچپن اور جوانی کا دور گزرا۔ حضرت اماں جانؓ آپ کی صحت کا بہت خیال رکھتی تھیں اور ایسی اشیاء کھانے کو دیتی تھیں جو آپ کی صحت کے لیے مفید ہوتیں۔ بچپن میں مختلف مواقع پر آپ کو باتوں باتوں میں مسائل کے حل اور ایسے امور سمجھاتیں جو عملی زندگی میں کار آمد ثابت ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ آپ کو اپنے ساتھ سفروں میں بھی لے جایا کرتے تھے۔ 1958ء میں حضورؓ جب ایک ماہ کے لیے سندھ تشریف لے گئے تھے تو آپ کے ساتھ دیگر احباب و خواتین کے علاوہ محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ بھی تھیں۔

صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کو جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق تھا۔ آپ مطالعہ کے بعد مختلف علمی نکات بھی ڈسکس کیا کرتی تھیں۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ آپ نمازوں کو بڑے الحاح اور توجہ سے ادا کرتی تھیں اور بڑی لمبی نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ آپ اپنے سارے کام خود انجام دیتی تھیں۔ جب سپین کی مسجد بشارت کی تعمیر ہوئی تو اُس وقت آپ وہیں تھیں اور آپ نے تیاری اور کھانا پکانے کے کاموں میں خود بھی حصہ لیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سپین تشریف لائے تو مہمانوں کا اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا کھانا بھی خود اپنی نگرانی میں پکواتی تھیں، کیونکہ باقاعدہ لنگر کا انتظام نہیں تھا۔ امریکہ میں کیلیفورنیا میں لمبا عرصہ رہیں، وہاں بھی اُس وقت جماعت کے حالات ایسے تھے کہ واشنگ مشین وغیرہ ایسی چیزیں کوئی نہیں تھیں تو کپڑے وغیرہ دھونے، باقی گھر کے کام کرنے کے لیے اگر کوئی مددگار مدد کے لئے offer کرتا تھا تو نہیں مانتی تھیں اور خود ہی سارے کام کرتی تھیں۔

سامعین! صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کی وفات 14 اکتوبر 2013ء کو ربوہ کے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ 16 اکتوبر 2013ء کو بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(الفضل 19 اکتوبر 2013ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2013ء میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ اور میری خالہ تھیں لیکن خلافت کے بعد جو ہمیشہ تعلق تھا، احترام اور محبت اور پیار اور عزت کا بہت بڑھ گیا تھا۔ بلکہ شروع میں جب پہلی دفعہ لندن آئی ہیں تو کسی کو کہا کہ مَیں تو اب کھل کے بات نہیں کر سکتی۔ اب بھی، پچھلے سال بھی جلسے پر آئی ہوئی تھیں، کافی بیمار تھیں لیکن پھر بھی جلسے پر لندن آئیں اور اُن سے ملاقات ہوئی۔“

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری ”جنت کا باب“ جانے دے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡